خلاصہ خطبہ جمعہ 17 جولائی 2020ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

گزشتہ خطبہ میں حضرت سعد بن معاذؓ کا ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جنگ احزاب کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب سیرت خاتم النبیین میں لکھتے ہیں۔اس جنگ میں مسلمانوں کا زیادہ جانی نقصان نہیں ہوا لیکن اوس قبیلہ کے سردار حضرت سعد بن معاذ کو کاری زخم آیا اور اس سے پھر وہ جانبر نہ ہو سکے۔یہ نقصان مسلمانوں کے لئے نا قابل تلافی تھا۔اس جنگ میں مسلمانوں کا بھی کوئی زیادہ جانی نقصان نہیں ہوا۔لیکن ان کو اس جنگ میں ایسا دھکا لگا کہ اس کے بعد وہ کبھی باقاعدہ جتھا بنا کر مسلمانوں پر حملہ آور نہ ہوئے۔رسول کریم ﷺ نے حضرت سعد کے لئے مسجد میں خیمہ نصب کروایا تا کہ قریب رہ کر عیادت کر سکیں۔

حضرت عائشہ سے ہی مروی ہے۔حضرت سعد بن معاذ نے ایک رات یہ دعا کی کہ اے اللہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہے اور جہاد بھی ایک ایسی قوم سے ہے جس نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور اسے اس کے گھر سے نکالا۔اے اللہ میں خیال کرتا ہوں کہ تو نے غزوہ خندق کے ذریعہ سے آئندہ ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے۔اگر تو قریش کی جنگ میں سے کچھ باقی ہے تو مجھے ان کے مقابلہ کے لئے زندہ رکھنا تا کہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کر سکوں اور اگر جنگ کا خاتمہ ہو چکا ہے تو پھر میری رگ خون کھول دے اور اس زخم کو میری شہادت کا ذریعہ بنا دے۔لکھا ہے کہ اسی رات آپ کا زخم کھل گیا اور اس سے شدید خون بہہ۔اور اسی سے ان کی وفات ہو گئی۔

وفات کے قریب رسول کریم ﷺ حضرت سعد کے پاس خیمے میں تشریف لائے اور حضرت سعد بن معاذ کو اپنے ساتھ چمٹایا تو خون آپ ﷺ کی داڑھی اور چہرے کو لگ رہا تھا۔لوگ آپ ﷺ کو پیچھے کرنے کی کوشش کرتے تو آپ ﷺ سعد کے اور قریب ہو جاتے یہاںتک کہ سعدؓ وفات پا گئے۔ حضرت سعد کے جنازہ وقت منافق کہنے لگے ہم نے اس قدر ہلکہ جنازہ نہیں دیکھا جتنا سعد کا تھا۔تو رسول کریم ﷺ کو جب یہ علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں جان ہے۔سعد کا جنازہ ملائکہ نے اٹھایا اس لئے ہلکا لگا۔ایک اور روایت میں فرمایا 70 ہزار فرشتے سعد بن معاذ کے جنازہ میں تھے جو آج سے قبل نہیں اترے۔ رسول کریم ﷺ نے آپ کی

والدہ کو فرمایا کیا تمہارا غم ختم نہ ہوگا کہ تمہارا بیٹا پہلا شخص ہے جس کیلئے اللہ مسکرایا اور عرش لرز اٹھا۔تدفین سے واپسی پر حضرت سعدؓ کی وفات کے غم سے آپ ﷺ کے آنسو آپ کی ڈارھی پر بہہ رہے تھے۔ حضرت سعدؓ کی عمر وفات کے وقت 37 سال تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا اگلے صحابی جن کا ذکر ہے حضرت سعد بن ابی وقاص ہیں۔حضرت سعد بن ابی وقاص ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو آنحضرت ﷺ نے جنت کی بشارت دی تھی۔حضرت سعد بن ابی وقاص اپنے ایمان لانے کے بارے بیان کرتے ہیں ۔میں نے خواب میں دیکھا تاریکی میں ہوں کچھ دکھائی نہیں دیتا پھر دیکھتا ہوں چاند طلوع ہوا اور میں اس کے پیچھے چل پڑا۔وہاں میں نے دیکھا کہ زید بن حارثہ اور ابو بکر اور علی چاند کی طرف جا رہے ہیں۔اس خواب کے بعد حضرت سعد بن وقاص نے اسلام قبول کر لیا۔اس وقت آپ کی عمر ۱۷ یا ۱۹ سال تھی۔آپ نہایت بہادر شخص تھے۔حضرت عمرؓ کے دور میں عراق آپ کے ہاتھ پر فتح ہوا۔حضرت سعد بن ابی وقاص سے بہت سی احادیث بھی مروی ہیں۔آپ اولین مہاجرین میں سے تھے۔مکہ میں آپ نے سخت حالات کا سامنا کیا۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالی نے بعض مرحومین کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور ان کی بعض خوبیوں کا تذکرہ فرمایا۔